علامہ اسید الحق قادری بدایونی کی کتاب "قرآن کی سائنسی تفسیر": ایک مطالعہ

مظہر حسین بھدرو *

محمد عابد ندیم **

Abstract

Allama Usaid-ul-Haq Badayuni (1975-2014) was a great Islamic thinker, researcher and religious scholar. He wrote 14 Islamic books were on academic and research works. 17 books were arranged and prefaced by him. 12 books were translated and reviewed by him. 22 books were completed under his supervision. The book "Quran ki Saainsi Tafseer" (Scientific exegesis of Quran) authored by Allama Usaid-ul-Haq Qadri Badayuni is an educational, scholarly and critically acclaimed masterpiece. A comprehensive explanation and meaning of scientific exegesis are given at the beginning of this book. After that, the opinions of the modem and contemporary scholars regarding the justification and non-justification of the scientific interpretation are presented lucidly. The differences between the Quran and Science and several misinterpretations of the scientific exegesis have also been recorded. The conditions set by Islamic scholars and researchers regarding the justification of scientific exegesis have been explained in the book. This book of Allama Badayuni is a wonderful addition to the chapter of scientific exegesis in terms of research and critics. And this book will be remembered as an academic reference in the history of Indo-Pak.

***KEYWORDS**: Usaid-ul-Haq Badayuni, Quran ki Saainsi Tafseer, Scientific exegesis of Quran.*

* مظہر حسین بھدرو، پی ایچ۔ڈی۔ اسکالر، شعبہ عربی وعلوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور۔

** محمد عابد ندیم، ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ عربی وعلوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور۔

خاندانی پس منظر

علامہ اسید الحق قادری عثمانی اتر پردیش کے تاریخی شہر بدایوں کے معروف عثمانی خاندان کے چشم وچراغ تھے۔ آپ کا سلسلۂ نسب سینتیس واسطوں سے خلیفۂ سوم حضرت عثمان غنیؓ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے جد امجد مولانا فضل رسول بدایونی تک آپ کا سلسلۂ نسب کچھ یوں ہے۔ علامہ اسید الحق قادری عثمانی بن علامہ عبدالحمید محمد سالم بن مولانا عبدالقدیر قادری بن مولانا عبدالقادر قادری بن مولانا فضل رسول قادری۔ (۱)

خانوادۂ عثمانیہ کے مورث اعلیٰ قاضی دانیال قطریؒ تھے جو ۵۹۹ھ / ۳۔۱۲۰۲ء میں قطر سے ترک سکونت کر کے سلطان شمس الدین التمش کے لشکر کے ساتھ ہندوستان تشریف لائے۔ ابتدا میں لاہور میں سکونت پذیر ہوئے، پھر سلطان کے مسلسل اصرار پر بدایوں تشریف لائے۔ حکومت کی جانب سے عہدہ قضاء تفویض کیا گیا۔ قاضی دانیال قطریؒ خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید وخلیفہ اور خواجہ معین الدین اجمیریؒ کے برادر طریقت تھے۔ قاضی دانیال قطریؒ کے خاندان میں علماء، فضلاء، اہل اللہ، ادباء اور قومی سطح کے قائد پیدا ہوتے رہے ہیں جن میں مولانا عبدالمجید بدایونی (۱۲۶۳ھ)، مولانا فضل رسول بدایونی (۱۲۸۹ھ)، مجاہد آزادی مولانا فیض احمد بدایونی (مفقود:۱۲۷۴ھ)، مولانا عبدالقادر بدایونی(۱۳۱۹ھ)، مولانا عبدالمقتدر قادری(۱۳۳۴ھ)، مولانا عبدالماجد بدایونی(۱۳۵۰ھ)، مولانا عبدالقدیر قادری(۱۳۷۹ھ) مفتیٔ اعظم حیدر آباد دکن، مولانا عبدالحامد بدایونی(۱۳۹۰ھ) سر فہرست ہیں۔ (۲)

ولادت

آپ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ / ۶ مئی ۱۹۷۵ء کو مولوی محلہ بدایوں میں پیدا ہوئے۔ (۳)

تعلیم وتربیت

آپ نے حفظ قرآن مدرسہ قادریہ بدایوں سے ۱۹۸۹ء میں مکمل کیا۔ مدرسہ قادریہ بدایوں ہی سے درس نظامی کی ابتدا کی اور ۱۹۹۰ تا ۱۹۹۳ء تک یہیں زیر تعلیم رہے۔ بعد ازاں دارالعلوم نورالحق فیض آباد تشریف لے گئے اور وہاں ۱۹۹۴ء تا ۱۹۹۷ء درس نظامی کی تکمیل فرمائی۔ الاجازۃ العالیہ شعبہ تفسیر وعلوم القرآن ۱۹۹۹ء تا ۲۰۰۳ء، جامعہ الازہر قاہرہ (مصر) اور تخصص فی الافتاء، دارالافتاء المصریہ قاہرہ (مصر) سے مکمل کیا۔ جبکہ ۲۰۰۸ء تا ۲۰۰۹ء جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی سے ایم۔اے۔ علوم اسلامیہ کی تکمیل کی۔ (۴)

اساتذہ وشیوخ

آپ نے بدایوں، فیض آباد، مصر اور بغداد کے یگانۂ روز گار علماء اور شیوخ سے سے استفادہ کیا۔ جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱۔ علامہ عبد الحمید محمد سالم
۲۔ خواجہ مظفر حسین رضوی
۳۔ مولانا رحمت اللہ صدیقی
۴۔ مفتی مطیع الرحمن مضطر
۵۔ علامہ علی جمعہ (مفتی جمہوریہ مصر)
۶۔ پروفیسر عبد الحئی فرماوی (مصر)
۷۔ پروفیسر علامہ جمعہ عبد القادر (مصر)
۸۔ پروفیسر علامہ محمود عبد الخالق حلوہ (مصر)
۹۔ پروفیسر علامہ سعید محمد صالح صوابی (مصر)
۱۰۔ پروفیسر غلام سید المسیر (مصر)
۱۱۔ پروفیسر علامہ طٰہٰ حبیشی (مصر)
۱۲۔ پروفیسر علامہ عبد المعطی بیومی (مصر)
۱۳۔ شیخ محمد صلاح الدین التجانی (مصر)
۱۴۔ شیخ علی بن حمود الحربی الرفاعی (بغداد)
۱۵۔ شیخ محمد ابراہیم عبد الباعث (مصر)[۵]

تلامذہ

آپ کے تلامذہ میں مولانا عطیف قادری، مولانا عزام قادری، مولانا سید عادل محمود کلیمی، مفتی دلشاد احمد قادری، مولانا مجاہد قادری، مولانا خالد قادری، مولانا عاصم قادری اور عبد العلیم قادری شامل ہیں۔[۶]

بیعت وخلافت

آپ کا تعلق ایک علمی اور روحانی خانوادے سے تھا۔ آپ اپنے والد محترم شیخ عبد الحمید محمد سالم سے بیعت ہوئے اور آپ کو خلافت عطا کی گئی۔ شاہ سید یحییٰ حسن قادری برکاتی نے بھی آپ کو خلافت سے نوازا۔[۷]

مناصب وخدمات

مصر سے اعلیٰ تعلیم کی تکمیل کے بعد جب بدایوں آئے تو آپ کو جامعہ قادریہ، بدایوں کا شیخ الحدیث مقرر کیا گیا۔ آپ ضلع بدایوں کے نائب قاضی بھی رہے۔ الازہر انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز، بدایوں کے ڈائریکٹر کے طور پر بھی کام کیا۔ عربی پینل قومی کونسل برائے اردو، حکومت ہند، نئی دہلی کے ممبر بھی رہے۔ الازہر ایجوکیشن سوسائٹی بدایوں کے صدر اور الازہر فاونڈیشن مہاراشٹر کے سرپرست کے طور پر بھی خدمات سرانجام دیں۔ نیو ایج میڈیا اینڈ ریسرچ سینٹر دہلی کے ٹرسٹی بھی رہے۔[۸]

رشتہ ازدواج

آپ کا عقد مسنونہ سہسوانی ٹولہ، بریلی میں سید محمد نصیر کی دختر کے ساتھ ۱۵/ اگست ۲۰۰۴ء بروز اتوار کو ہوا۔[۹]

شہادت و تدفین

آپ ۲ جمادی الاول ۱۴۳۵ھ / ۴مارچ ۲۰۱۴ بروز منگل کو بغداد (عراق) میں شر پسندوں کی اندھی گولی لگنے سے شہید ہو گئے۔ اور ۴ جمادی الاول ۱۴۳۵ھ / ۶ مارچ ۲۰۱۴ء بروز جمعرات کو احاطہ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز میں صاحب سجادہ پیر عبد الرحمن گیلانی کی زیر نگرانی تدفین عمل میں لائی گئی۔(۱۰)

قلمی خدمات

علامہ اسید الحق بدایونی نے چودہ [۱۴] کتب تصنیف فرمائیں جبکہ سترہ [۱۷] کتب کی ترتیب و تقدیم کی خدمات سر انجام دیں۔ بارہ [۱۲] کتب کا ترجمہ، تخریج، تسہیل و تحقیق کا کام مکمل کیا۔(۱۱)

علاوہ ازیں علامہ اسید الحق بدایونی نے بائیس (۲۲) کتب کی تکمیل اپنی زیر نگرانی مکمل کروائی۔

قرآن کی سائنسی تفسیر کا خصوصی مطالعہ

اس کتاب میں علامہ اسید الحق قادری بدایونی نے قرآن کی سائنسی تفسیر کے حوالے سے علمی، تحقیقی اور تنقیدی اسلوب اختیار کیا ہے۔ چونکہ اس کتاب میں قرآن وحدیث کی روشنی میں سائنسی ایجادات اور تحقیقات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس لیے علامہ بدایونی نے اس کو اس انداز میں لکھا ہے کہ سائنسی تفسیر کی صحیح روح آشکار ہو جائے۔ انھوں نے ایک عام قاری کے سامنے سائنسی تفسیر کے تمام مندرجات کو یکجا کر دیا ہے۔ علامہ بدایونی نے قرآن اور سائنس میں تعارض اور بعض بے اعتدالیوں کو بھی مفصل انداز میں بیان کیا ہے۔

وجہ تالیف

علامہ بدایونی نے اس کتاب کی وجہ تالیف خود بیان کی ہے۔ چنانچہ تحریر کرتے ہیں: ''الازہر شریف میں جب میں شعبۂ تفسیر میں سنہ ثالثہ کا طالب علم تھا۔ اس وقت سائنسی تفسیر کے معنی اور مفہوم سے آشنا ہوا۔ دخیل فی التفسیر کے سبجیکٹ کے لیے استاد محترم ڈاکٹر جمال مصطفیٰ صاحب کی کتاب، اصول الدخیل فی تفسیر آی التنزیل، داخل نصاب تھی۔ جس کو وہ خود ہی پڑھایا کرتے تھے، اس وقت اس موضوع پر کتابیں بھی دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ آخری سال تمام طلباء کو ایک تحقیقی مقالہ لکھنا ضروری ہوتا ہے۔ میں نے اس موضوع پر مقالہ لکھنے کا ارادہ کیا۔''(۱۲)

زمانۂ تالیف اور اشاعت

علامہ بدایونی نے جامعۃ الازہر میں تدریس کی تکمیل پر اپنا تحقیقی مقالہ لکھ کر جمع کروایا۔ اس مقالے کے متعلق تفصیلات خود بیان کرتے ہیں۔ ''التفسیر العلمی للقرآن دراسۃ نقدیہ، کے عنوان سے مقالہ لکھ کر جمع کروایا۔ پھر تعطیلات

میں اس کا ترجمہ کیا۔ جو ۲۰۰۳ء میں ماہنامہ "مظہر حق"، بدایوں میں قسط وار شائع ہوا۔ اس کے بعد سہ ماہی مجلہ بدایوں، کراچی نے بھی اس کو شائع کیا۔ مجھے اپنے سابقہ مقالے پر نظر ثانی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ لہٰذا میں نے اس کو از سر نو ترتیب دیا اور بہت سے حذف واضافات بھی کیے یہ اضافہ شدہ مقالہ محب گرامی مولانا خوشتر نورانی نے ماہنامہ "جام نور" میں اشاعت کے لیے مانگ لیا۔ اور "جام نور" میں قسط وار (اگست ۲۰۰۶ء تا نومبر ۲۰۰۶ء) شائع کیا۔ "جام نور" ہی سے لے کر ماہنامہ "سوئے حجاز"، لاہور، نے مارچ ۲۰۰۷ء کی اشاعت میں شامل کیا۔ اب تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ہند اس کو کتابی شکل میں شائع کر رہی ہے۔ میرا ارادہ تھا کہ جب یہ مقالہ کتابی شکل میں شائع ہو گا تو مزید اس میں کچھ اضافے کروں گا، مگر دیگر اہم مصروفیات کی وجہ سے اس قت اس ارادے کو عملی جامہ پہنانا ممکن نہیں ہے۔"[۱۳]

تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ہند نے اس مقالے کو ۲۰۰۸ء میں شائع کیا جبکہ پاکستان میں مکتبہ برکات المدینہ کراچی نے ستمبر ۲۰۱۲ء میں اس کو شائع کیا۔

مصنف کا تصنیفی لائحہ عمل

جامعۃ الازہر، مصر میں پیش کیے جانے والے عربی مقالے کو مصنف نے اردو قالب میں بڑے احسن طریقے سے ڈھالا ہے۔ اور تفسیری رموز متعارف کروانے کے بعد جواز اور عدم جواز کے حوالے سے متاخرین و معاصرین کی آراء کو پیش کیا ہے۔ نیز سائنسی تفسیر کے رواج کے اسباب اور جواز کے متعلق علماء و محققین کی متعین کردہ آراء کو بھی بیان کیا ہے۔

اسلوب

علامہ بدایونی کی کتاب "قرآن کی سائنسی تفسیر"، سائنسی تفسیر کے حوالے سے ایک منفرد کتاب ہے۔ خصوصاً جواز اور عدم جواز کے حوالے سے مفصل گفتگو کی گئی ہے۔ اس کا اسلوب بیان تحقیقی، تنقیدی اور معلوماتی ہے۔ کتاب کی تحریر آسان اور عام فہم ہے۔ جس کی بدولت کتاب کی افادیت میں اضافہ ہوتا ہے، اسلوب تحریر کے ضمن میں چند ایک اقتباسات بطور مثال پیش کیے جاتے ہیں۔

علامہ بدایونی اپنے استاد گرامی جمال مصطفیٰ النجار کی متعین کردہ تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "قرآن کی وہ آیات جو انفس وآفاق کے بارے میں وارد ہیں ان کا بیان اور جدید سائنسی ایجادات اور تحقیقات کے ذریعہ ان کی شرح۔"[۱۴]

علامہ بدایونی، امام جلال الدین سیوطی کے حوالے سے علامہ ابن ابی الفضل المرسی کی تفسیر سے ایک اقتباس نقل کرتے ہیں: "قرآن میں علوم اولین وآخرین جمع کر دیے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ کوئی علم ایسا نہیں ہے، جس کے بارے میں قرآن نے اشارہ نہ فرمایا ہو۔"[۱۵]

علامہ بدایونی، امام متولی الشعراوی کی کتاب "معجزۃ القرآن" کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: "اللہ تعالیٰ کے

علم قدیم و محیط میں یہ بات تھی کہ نزول قرآن کے چند صدیوں بعد کچھ لوگ یہ دعویٰ کریں گے کہ ایمان کا دور ختم ہو گیا۔ اب سائنس کا دور شروع ہوا ہے۔ اس لیے عالم الغیب نے کچھ ایسی چیزیں قرآن میں پوشیدہ فرمادیں جو اس قسم کا دعویٰ کرنے والوں کے سامنے قرآن کا اعجاز ثابت کر سکیں۔''(۱۶)

علامہ بدایونی، امام ابو اسحاق شاطبی کا مؤقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''یہ جائز نہیں کہ ہم ان علوم کو قرآن میں داخل کر دیں۔ جو اس کے مقتضاء کے خلاف ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے یہ بات درست نہیں ہے کہ ہم ان علوم سے غفلت برتیں جو قرآن کے مقتضاء کے عین مطابق ہیں۔''(۱۷)

علامہ بدایونی سائنسی تفسیر کے حوالے سے بعض بے اعتدالیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''جب ہر سائنسی نظریے اور قرآن کریم کے درمیان تطبیق کی ٹھہری تو پھر قرآن کی آیتوں میں بے جا تاویل اور کھینچ تان کا دروازہ بھی کھولنا پڑ گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آیت کے سیاق وسباق اور اس کے شان نزول وغیرہ سے بالکل قطع نظر کر کے اس آیت کی تفسیر کی جانے لگی۔ بلکہ اگر کبھی کسی سائنسی مفروضے کو قرآن کریم کے مطابق ثابت کرنے کے لیے ضرورت پڑی تو عربی لغت اور نحوی وصرفی قواعد کی مخالفت سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔''(۱۸)

مضامین کتاب

علامہ بدایونی نے اس کتاب میں سائنسی تفسیر کے معنی و مفہوم اور جواز اور عدم جواز کے قائل متاخرین و معاصرین کی آراء کو مفصل طریقے سے قلم بند کیا ہے۔ قرآن اور سائنس میں تعارض کے حوالے سے اور سائنسی تفسیر کے حوالے سے بعض بے اعتدالیوں کو بھی بیان کیا ہے۔ سائنسی تفسیر کے رواج کے اسباب اور جواز کے لیے علماء و محققین کی متعین کردہ آراء کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ آخر میں غیر مقبول سائنسی تفسیر کی امثال بھی درج کی ہیں۔ اس کے علاوہ علامہ بدایونی نے سائنسی تفسیر کے حوالے سے متقدمین کی آراء کو بھی نقل کیا ہے جن میں سے چند ایک آراء درج ذیل ہیں:

امام غزالی کی رائے

امام غزالی نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''احیاء علوم الدین'' میں ''فہم القرآن و تفسیر بالرائی من غیر نقل''، کے عنوان سے ایک باب قائم کیا ہے۔ جس میں فرماتے ہیں: ''جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ قرآن کا معنی آیت کے لفظی اور ظاہری ترجمے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے تو وہ یہ جان لے کہ اگرچہ اپنی فہم اور معلومات کی حد تک وہ درست سمجھتا ہے مگر درحقیقت وہ خطا پر ہے۔ اس لیے کہ اخبار و آثار دلالت کرتے ہیں کہ ارباب فہم کے لیے معانیٔ قرآن کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اللہ اپنے بندے کو قرآن کا فہم عطا فرماتا ہے۔ اگر قرآن کے معانی صرف ظاہری ترجمہ و تفسیر تک محدود ہیں تو پھر آخر اس فہم کا کیا مطلب ہے؟''(۱۹)

امام جلال الدین سیوطی کی رائے

امام جلال الدین سیوطیؒ ''الاتقان فی علوم القرآن'' میں اپنی رائے دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ''میں کہتا ہوں اللہ کی کتاب ہر چیز پر مشتمل ہے اور جہاں تک انواع علوم کی بات ہے تو کسی علم کا کوئی باب اور کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے۔ جس طرف قرآن میں اشارہ نہ ہو۔ قرآن میں عجائب المخلوقات ہیں۔ ملکوت السموات والارض ہیں۔ جو کچھ افق اعلیٰ اور تحت الثریٰ میں ہے۔ وہ سب کچھ قرآن میں ہے۔''(۲۰)

متاخرین ومعاصرین کی آراء

علامہ بدایونی بیان کرتے ہیں کہ سائنسی تفسیر کے موجودہ حامی دو قسم کے ہیں۔ کچھ لوگ انتہائی متشدد واقع ہوئے ہیں اور اس طریقہ تفسیر کو فرض عین قرار دیتے ہیں۔ جبکہ دوسرا طبقہ ان علماء کا ہے جو اس طریقہ تفسیر کے حامی ضرور ہیں مگر اس میں غلو، مبالغہ اور انتہا پسندی کو ناپسند کرتے ہیں۔

سائنسی تفسیر کے حامی علماء کی آراء

علامہ بدایونی نے سائنسی تفسیر کے حامی علماء کی آراء کو بڑے مفصل اور مدلل انداز میں بیان کیا ہے۔ ذیل میں ان علماء کی آراء کو بیان کیا جاتا ہے:

علامہ شیخ طنطاوی الجوہری

شیخ طنطاوی الجوہری اس جماعت کے روح رواں ہیں جو سائنسی تفسیر کو نہ صرف جائز بلکہ اس کے وجوب اور فرضیت کا فتویٰ دیتی ہے۔ علامہ بدایونی نے شیخ طنطاوی الجوہری کی تفسیر ''الجواہر فی القرآن الکریم'' سے ایک اقتباس نقل کیا ہے: ''اے امت مسلمہ! علم میراث کے بارے میں صرف چند آیات ہیں جو علم ریاضی کا ایک چھوٹا سا شعبہ ہے۔ تمھارا ان سات سو آیات کے بارے میں کیا خیال ہے۔ جن میں دنیا بھر کے عجائبات موجود ہیں۔ یہ سائنس کا زمانہ ہے، یہ اسلام کے ظہور نور کا زمانہ ہے اور یہ ترقی کا زمانہ ہے۔ تو کیوں نہ ہم ان سات سو آیات کے ساتھ وہی معاملہ کریں۔ جو ہمارے اسلاف نے چند آیات میراث کے ساتھ کیا ہے۔ میں کہتا ہوں، الحمد اللہ! تم اس تفسیر میں علوم کا خلاصہ اور نچوڑ پاؤ گے۔ ان علوم میں تحقیق علم میراث میں تحقیق سے زیادہ افضل واہم ہے۔ کیونکہ علم میراث صرف فرض کفایہ ہے اور یہ علوم معرفت الٰہی میں زیادتی کا سبب ہیں۔ لہٰذا ہر قادر پر ان کی تحصیل اور تحقیق فرض عین ہے۔ جن علوم کو ہم نے تفسیر میں داخل کیا ہے۔ یہ وہ علوم ہیں جن سے کوتاہ نظر مغرور اور جاہل فقہاء غافل رہے۔ اب یہ انقلاب کا زمانہ ہے اور حقائق کے ظہور کا زمانہ ہے۔''(۲۱)

علامہ عبد الرحمن الکواکبی

علامہ کواکبی زمانے کے اعتبار سے علامہ جوہری سے مقدم ہیں مگر تشدد اور غلو کے اعتبار سے ان سے کم درجے کے ہیں۔ علامہ بدایونی نے ان کی کتاب ''طبائع الاستبداد و مصارع الاستبعاد'' سے سائنسی تفسیر کے جواز میں ایک عبارت نقل کی ہے: '' ان آخری صدیوں میں سائنس نے وہ علمی حقائق آشکار کیے ہیں۔ جن کی دریافت اور ایجاد کا سہرا علمائے یورپ اور امریکہ کے سر ہے۔ لیکن قرآن کو دقت نظر سے پڑھنے والا ان سارے حقائق کو کہیں صراحتاً اور کہیں اشارتاً پائے گا کہ قرآن نے ان کو تیرہ صدیاں قبل ہی بیان کر دیا ہے۔ بعض حقائق اب تک پردۂ خفا میں ہیں تا کہ ایک زمانے میں ان کے انکشاف کے بعد قرآن کا معجزہ ثابت ہو اور یہ شہادت دیں کہ یہ اس ذات کا کلام ہے جو عالم الغیب والشہادہ ہے اور جس کے علاوہ کوئی عالم الغیب نہیں ہے۔ ''(۲۲)

علامہ طاہر ابن عاشور

علامہ طاہر ابن عاشور کی تفسیر ''التحریر والتنویر'' میں قرآن کی جہتوں کا بیان ہے، پہلی اور دوسری جہت علوم عربیہ اور تیسری جہت فصاحت و بلاغت سے متعلق ہے۔ علامہ بدایونی تیسری جہت کے حوالے سے لکھتے ہیں: ''قرآن کے اعجاز کی تیسری جہت وہ علوم ہیں جو ان کے معانی میں ودیعت کے گئے ہیں۔ اور حقائق علمیہ و علوم عقلیہ کی طرف وہ اشارات ہیں کہ نزول قرآن کے زمانے میں عقل انسانی وہاں تک نہیں پہنچ سکی اور اس کے بعد بھی صدیوں تک فکر انسانی کی رسائی وہاں تک نہ ہو سکی۔ اب عصر حاضر میں وہ حقائق آشکار ہوئے ہیں۔ جس سے قرآن کا اعجاز ثابت ہوا ہے اور اعجاز قرآنی کی یہی وہ جہت ہے۔ جس سے ابو بکر الباقلانی اور قاضی عیاض وغیرہ غافل رہے۔ ''(۲۳)

ڈاکٹر حنفی احمد

ڈاکٹر حنفی احمد علامہ جوہری کے شاگرد ہیں۔ علامہ بدایونی ان کی تفسیر ''التفسیر العلمی للآیات الکونیۃ'' سے ایک اقتباس نقل کرتے ہیں۔ ''جب ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ قرآن زمان و مکان کی قید سے ماورا ہر ایک کے لیے نازل ہوا ہے عرب والوں کے لیے بھی اور غیر عرب کے لیے بھی تو ظاہر ہے کہ غیر عربی کے لیے اس کے معجزۂ کبریٰ یعنی معجزہ اسلوب و بلاغت کا ادراک بہت دشوار ہے۔ لہٰذا ان کے لیے وہ دیگر معجزات ہیں جو اس کے معنی میں پوشیدہ ہیں تا کہ ان کے ذریعے سے غیر عرب کے لیے، قرآن کے اعجاز کا ادراک ممکن ہو اور ان پر قرآن کے صدق دعویٰ کی حجت تام ہو جائے۔ ''(۲۴)

ڈاکٹر جمعہ علی عبد القادر

ڈاکٹر جمعہ علی عبد القادر جامعۃ الازہر، مصر میں شعبۂ تفسیر میں علوم قرآن کے استاد ہیں۔ علامہ بدایونی ان کی کتاب ''جلال الفکر فی التفسیر الموضوعی لآیات من الذکر'' سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر جمعہ علی عبد القادر تحریر

کرتے ہیں: "میں کہتا ہوں کہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن زمان ومکان کی قید سے ماوراہر حال میں ہر چیز کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اب جو بھی چیز ہمارے سامنے نئی آئے گی۔ ہم اس کو قرآنی معیار پر پرکھیں گے۔ اگر اس کے موافق ہو گی تو وہ ہمارا عقیدہ بن جائے گی اور جو اس کے مخالف ہو گی وہ محض بے بنیاد ہو گی۔" (۲۵)

امام متولی الشعراوی

علامہ بدایونی امام متولی الشعراوی کی کتاب "معجزۃ القرآن" سے ایک اقتباس نقل کرتے ہیں کہ امام متول الشعراوی فرماتے ہیں: "قرآن کریم میں وسعت تجدد ہے اور یہی وسعت تجدد اعجاز قرآن کو مستمر اور مسلسل قائم رکھنے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ اگر ہم تسلیم کریں کہ قرآن اور اس کے معانی میں یہ وسعت تجدد نہیں ہے اور اس کا سارا اعجاز ایک زمانے یا کسی ایک صدی میں ظاہر ہو گیا تو لازم آئے گا کہ آخر کی صدیوں میں بغیر معجزہ کے رہ گیا اور یہ بات قرآن میں جمود و تعطل کے مترادف ہے۔ جبکہ قرآن کسی زمانے میں جامد اور تعطل پذیر نہیں ہوا اور نہ کبھی ہو گا۔" (۲۶)

سائنسی تفسیر کے مخالف علماء کی آراء

علامہ بدایونی نے سائنسی تفسیر کے مخالف علماء کی آراء کو اس کتاب میں یکجا کر دیا ہے۔ مخالف علماء سائنسی تفسیر کو قرآن کریم کے تقدس کے ساتھ کھلواڑ سمجھتے ہیں۔ ذیل میں ان علماء کی آراء کو بیان کیا جاتا ہے۔

امام ابو اسحاق شاطبی

امام شاطبی نے "مقاصد شرح" پر بحث کے ضمن میں ان علوم کا ذکر کیا ہے۔ جن سے عصر نزول قرآن میں اہل عرب واقف تھے۔ علامہ بدایونی وہاں سے ایک اقتباس نقل کرتے ہیں: "سلف صالحین (صحابہ و تابعین) قرآن، اس کے علوم اور جو کچھ اس میں ودیعت کیا گیا ہے، اس سب کے سب سے بڑھ کر جاننے والے تھے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ان میں سے کسی نے ان علوم میں کچھ کلام کیا ہو۔ انھوں نے صرف احکام تکلیفیہ اور احکام آخرت وغیرہ ہی پر کلام کیا ہے۔ اگر ان حضرات نے ان علوم پر کچھ کلام کیا ہوتا تو وہ ضرور ہم تک پہنچتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرات ان کے قائل نہیں تھے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ علوم (طبیعات، ریاضی اور منطق وغیرہ) جن کا یہ لوگ دعویٰ کر رہے ہیں۔ وہ قرآن کے مقصد میں شامل نہیں ہیں۔ البتہ قرآن کریم میں عربوں کے بعض علوم سے تعرض کیا گیا ہے۔" (۲۷)

شیخ محمود شلتوت

علامہ بدایونی سائنسی تفسیر کے حوالے سے شیخ محمد شلتوت کی رائے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "تفسیر قرآن کے سلسلے میں یہ نقطۂ نظر بلاشبہ خطا پر مبنی ہے۔ اس لیے کہ قرآن اس لیے نازل نہیں کیا گیا کہ وہ سائنسی نظریات اور دقائق کونیہ پر گفتگو کرے۔ یہ نظریہ اس لیے بھی درست نہیں ہے کہ اس کے حامی قرآن کے معانی کی تاویل میں اس تکلف اور

تعسّف (کھینچ تان) سے کام لیتے ہیں۔ جو نہ صرف یہ کہ ذوق سلیم پر بار ہے بلکہ اعجاز قرآن کے منافی بھی ہے۔''[۲۸]

علامہ عبدالعظیم الزرقانی

علامہ بدایونی علامہ زرقانی کی کتاب ''مناہل العرفان فی علوم القرآن'' سے ان کا ایک اقتباس نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ علامہ زرقانی فرماتے ہیں: ''قرآن کتاب ہدایت واعجاز ہے لہٰذا یہ ہر گز مناسب نہیں ہے کہ ہم ہدایت واعجاز کی حدود کو تجاوز کریں۔ اگر کہیں قرآن نے حقائق کونیہ کا ذکر بھی کیا ہے تو وہ بھی دراصل ہدایت کے لیے ہے۔ اور یہ ''دلالۃ الخلق علی الخالق'' کی قبیل سے ہے۔ حقائق کونیہ کا ذکر اس لیے نہیں ہے کہ قرآن ہیئت وفلکیات، طبیعیات اور کیمسٹری کے حقائق علمیہ کی شرح کرے، نہ اس لیے ہے کہ اس سے حساب، جبر ومقابلہ اور علم ہندسہ کا کوئی مسئلہ حل کیا جائے اور نہ یہ مقصد ہے کہ قرآن علم حیوانات، نباتات یا طبقات الارض کے مسائل پر گفتگو کرے۔''[۲۹]

عباس العقاد

علامہ بدایونی عباس العقاد کی کتاب ''الفلسفۃ القرآنیۃ'' سے ان کی ایک تحریر نقل کرتے ہیں: ''جب بھی نئی نسل کے سامنے کوئی نئی سائنسی تحقیق آئے تو کتاب عقیدہ سے یہ مطالبہ نہ کیا جائے کہ وہ اس تحقیق سے مطابقت رکھے۔ نہ اس کتاب کے ماننے والوں سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ تم ان علوم وتحقیقات کا اپنی کتاب سے استخراج کر کے دکھاؤ کیونکہ کتاب عقیدہ کا یہ منصب ہی نہیں ہے۔''[۳۰]

علامہ محمد حسین ذہبی

علامہ بدایونی علامہ محمد حسین ذہبی کی کتاب ''التفسیر والمفسرون'' سے ایک اقتباس سائنسی تفسیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ''اس طریقۂ تفسیر کے علمبرداران آیات سے سند لاتے ہیں۔ جن میں کائنات کی بعض حقیقتوں کی طرف اشارہ ہے یا وہ آیتیں جو انفس و آفاق کے مطالعے کی دعوت دیتی ہیں۔ ان آیات سے استناد کرتے ہوئے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ قرآن میں علوم اولین وآخرین جمع کر دیے گئے ہیں۔ درحقیقت یہ حضرات ان آیات کے معنی سمجھنے میں فہم خاطی کا شکار ہیں۔''[۳۱]

تنقیدی جائزہ

علامہ بدایونی نے سائنسی تفسیر کے حامی اور مخالف علماء کے دلائل اور نظریات کا تنقیدی جائزہ پانچ نکات کی شکل میں بیان کیا ہے۔ پہلے نکتے میں بیان کرتے ہیں: ''یہ بات درست ہے کہ اعجاز قرآن مستمر اور مسلسل ہے نہ کسی زمانے میں قرآن اعجاز سے خالی ہوا نہ قیامت تک ہوگا۔ قرآن کے اعجاز کو صرف بلاغی یا لسانی اعجاز میں منحصر کر دینا درست نہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے اعجاز قرآنی کو سائنسی اعجاز پر موقوف مان کر دیگر مظاہر اعجاز کو مسترد کر دینا۔'' علامہ

بدایونی تیسرے نکتے میں بیان کرتے ہیں: "سائنسی تفسیر کے مخالفین کی اس بات سے ہمیں اتفاق ہے کہ قرآن کریم کتاب ہدایت ہے۔ سائنس کی کتاب نہیں ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے اگر کوئی حقیقت علمیہ اور نظریہ کو نیہ بلا تکلف و تحکم اور بغیر کھینچ تان کے کسی آیت کریمہ پر منطبق ہو تو بلا وجہ اس سے بھی منھ موڑ لیا جائے۔"(۳۲)

قرآن اور سائنس میں تعارض کی حقیقت

قرآن اور سائنس میں تعارض کے حوالے سے علامہ بدایونی ڈاکٹر احمد عمر ابو حجر کی کتاب "التفسیر العلمی للقرآن" سے نقل کرتے ہیں کہ ڈاکٹر احمد عمر ابو حجر فرماتے ہیں: "سائنسی تحقیقات کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ ا۔ سائنسی مفروضہ، ۲۔ سائنسی نظریہ، ۳۔ سائنسی حقیقت، سائنسی مفروضہ اور سائنسی نظریہ قابل تبدیل ہوتے ہیں اور کبھی بظاہر قرآنی آیات سے متصادم بھی ہوتے ہیں اور کوئی حقیقت علمیہ ثابتہ کسی بھی حال میں قرآن سے متعارض نہیں ہو سکتی ہاں کبھی کبھی بعض سائنسی نظریات قرآن کی بعض آیات سے متعارض نظر آتے ہیں اور یہ تعارض اس بات کی دلیل ہے کہ یہ نظریات ابھی ناپختہ ہیں۔ ان کے استنباط میں کہیں نہ کہیں انسانی عقل نے دھوکا کھایا ہے۔"(۳۳)

سائنسی تفسیر کے سلسلے میں بعض بے اعتدالیاں

علامہ بدایونی بے اعتدالیوں کا ذکر کرتے یوں رقم طراز ہیں: "سائنسی تفسیر کرنے والے بعض جدید مفسرین کی عادت یہ ہے کہ وہ جب کسی آیت کا مفہوم بیان کرتے ہیں تو یہ تاثر دیتے ہیں کہ نزول قرآن سے لے کر آج تک اس آیت کا صحیح مفہوم نہیں سمجھا گیا۔ اس سے قبل جتنے بھی علماء اور مفسرین گزرے، سب نے اس آیت کا مفہوم سمجھنے میں غلطی کی ہے۔ کسی آیت کے معنی و مفہوم کے سلسلے میں از اول تا آخر پوری امت کو خاطی یا جاہل گردانا کوئی معمولی جرم نہیں ہے۔ یہ بہت سنگین جرم ہے۔ بقول یوسف قرضاوی اس طریقۂ تفسیر کو اس شرط پر قبول کیا جا سکتا ہے کہ یہ قدیم تفاسیر میں ایک اضافہ ہو نہ کہ یہ طریقۂ تفسیر قدیم تفاسیر پر خط تنسیخ کھینچ دے۔"(۳۴)

سائنسی تفسیر کے جواز کے لیے کچھ شرائط

علامہ بدایونی نے سائنسی تفسیر کے جواز کے متعلق علماء محققین کی متعین کردہ شرائط کو مفصل انداز میں بیان کیا ہے۔ مثال کے طور پر لکھتے ہیں: "قرآن اور سائنس کی تطبیق کے وقت نحوی اور صرفی قواعد اور اصول بلاغت کی رعایت کرنا بھی ضروری ہے۔ قرآن کی زبان اس کا سب سے بڑا اعجاز ہے۔ لہٰذا ایسے معانی کا استخراج جائز نہیں۔ جن کی وجہ سے نحوی و صرفی قواعد یا اصول بلاغت سے انحراف لازم آئے۔"(۳۵)

سائنسی تفسیر کے رواج کے اسباب

علامہ بدایونی نے اس عنوان کے تحت سائنسی تفسیر کے رواج کے کئی اسباب بیان کیے ہیں۔ جن میں عقلی،

اعتقادی اور سائنسی وجوہات کو بیان کیا ہے۔

غیر مقبول سائنسی تفسیر کی کچھ مثالیں

علامہ بدایونی لکھتے ہیں: کچھ سائنسی تفسیر لکھنے والوں نے نہ صرف آیات کے سیاق وسباق سے ہٹ کر تفسیر کی ہے بلکہ جو مثالیں دی ہیں وہ خود ساختہ لگتی ہیں۔ مثال کے طور پر قرآن کریم میں ایک جگہ ارشاد ہے:

وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ (سبا،۳۴: ۵۳)

"اور دور سے بن دیکھے کہہ گزرتے ہیں۔"

جدید تحقیقات اور موجودہ ٹیکنالوجی کی روشنی میں اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ڈاکٹر صلاح الدین خطاب نے کہا ہے کہ دراصل اس آیت سے ٹیلی فون، ٹیلیگراف، ٹی وی اور ریڈیو کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ ان جدید آلات کی مدد سے دور بیٹھے ایک مکان سے دوسرے مکان تک آواز یا تصویر پہنچائی جاسکتی ہے۔ یہاں عربی زبان کے محاورے سے بھی قطع نظر کر لیا گیا ہے۔ **یقذفون بالغیب**۔ جو ایک محاورہ ہے اور لغت عرب میں اس کے ایک مخصوص معنی ہیں، اس سے بھی صرف نظر کر لیا گیا۔[۳۶]

اختتام کتاب

کتاب کے آخر میں مصنف نے غیر مقبول سائنسی تفسیر کی مثالوں سے وضاحت کی ہے۔ جس میں دابۃ الارض اور سیٹلائیٹ، سات آسمان اور کہکشائیں کی سائنسی تفسیر کی رو سے مکمل تفصیلات فراہم کی ہیں تا کہ ایک عام قاری سائنسی تفسیر کے حوالے سے اپنی تشنگی دور کر سکے۔

قرآن کی سائنسی تفسیر کے ماخذ

کسی بھی کتاب کی اہمیت وافادیت میں اس کے مصادر ومراجع کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ علامہ بدایونی نے کتاب، "قرآن کی سائنسی تفسیر" کی تحقیق میں ہر اس کتاب سے استفادہ کرنے کی کوشش کی سے جو ان کے موضوع کے متعلق ہو سکتی تھی۔ یہ علمی شاہکار جن سرچشموں سے سیراب ہوا ہے۔ اس کی تفصیل کتاب کے آخر میں درج کی گئی ہے۔ ذیل میں برائے استشہاد مصادر ومراجع کا ذکر کیا جاتا ہے تا کہ مصنف کی محنت شاقہ اور وسعت مطالعہ کا اندازہ ہو سکے۔

- الاتقان فی علوم القرآن: جلال الدین سیوطی، دارالمصر للطباعہ، القاہرہ۔
- احیاء علوم الدین: امام غزالی، مطبوعہ عیسیٰ الحلبی، القاہرہ۔
- اصول الدخیل فی تفسیر ای التنزیل: جمال مصطفیٰ النجار، مطبعۃ الحسن الاسلامیہ، القاہرہ، ۲۰۰۱ء۔
- الاعجاز، ڈاکٹر حسن حمدان الدسوقی: دارالصفاء للطباعۃ، المنصورہ مصر ۱۹۹۹ء۔

- التحریر والتنویر: طاہر ابن عاشور، الدار التونسیہ للنشر، تونس ۱۹۸۴ء۔
- التفسیر العلمی للآیات الکونیۃ فی القرآن: ڈاکٹر حنفی احمد، دارالمعارف القاہرہ، ۱۹۶۰ء۔
- التفسیر العلمی للقرآن: ڈاکٹر احمد عمر ابو حجر، دار قطبیہ بیروت، ۱۹۹۱ء۔
- تفسیر القرآن الکریم: شیخ محمود شلتوت، دار القلم القاہرہ، سن ندارد۔
- تفسیر کبیر: فخر الدین رازی، مطبعۃ البہیۃ المصریہ، ۱۹۳۸ء۔
- التفسیر والمفسرون: محمد حسین الذہبی، مکتبۃ وہبہ، القاہرہ، ۲۰۰۰ء۔
- التصریح شرح التشریح: علامہ امام الدین لاہوری، یاسر ندیم کمپنی، دیوبند۔
- الجانب العلمی فی القرآن الکریم: ڈاکٹر صلاح الدین خطاب، مطبوعۃ القاہرہ۔
- جلال الفکر فی التفسیر الموضوعی لآیات من الذکر: جمعہ علی عبد القادر، مطبعہ رشوان، القاہرہ، ۲۰۰۱ء۔
- الجواہر فی القرآن: طنطاوی الجوہری، مصطفیٰ الحلبی، القاہرہ۔
- جواہر القرآن، امام غزالی: دارالافاق الجدیدہ، بیروت۔
- ضیاء القرآن: پیر محمد کرم شاہ الازہری، اعتقاد پبلشنگ، دہلی، ۱۹۹۸ء۔
- فصل المقال فیما بین الحکمۃ والشریعۃ من الاتصال: ابن رشد، دارالمعارف، القاہرہ، ۱۹۷۲ء۔
- الفلسفۃ القرآنیہ، عباس محمود العقاد، دارالکتاب العربی بیروت۔
- القرآن والعلم الحدیث: عبد الرزاق نوفل، طبع ثانی، قاہرہ۔
- قرآنی آیات اور سائنسی حقائق: ڈاکٹر ہلوک نورباقی، اردو ترجمہ، سید محمد فیروز شاہ اسلامک بک فاؤنڈیشن، دہلی ۲۰۰۰ء۔
- کیف نتعامل مع القرآن العظیم: ڈاکٹر یوسف قرضاوی، دارالشروق، القاہرہ، ۲۰۰۰ء۔
- محاسن التاویل: جمال الدین القاسمی، عیسیٰ الحلبی، القاہرہ، ۱۹۷۰ء۔
- معجزۃ القرآن: متولی الشعراوی، القاہرہ، ۱۹۹۷ء۔
- مفردات غریب القرآن: امام راغب الاصفہانی، مطبوعہ المیمنۃ، مصر ۱۳۳۴ھ۔
- مناہل العرفان فی علوم القرآن: محمد عبد العظیم الزرقانی، مکتبۃ الحلبیۃ، القاہرہ، ۱۹۵۳ء۔
- من السیرۃ النبویۃ العطرۃ: ڈاکٹر احمد شلبی، مکتبۃ الاسرۃ، قاہرہ، ۲۰۰۱ء۔
- الموافقات: ابو اسحاق الشاطبی، المکتبۃ التجاریہ، القاہرہ۔

خصوصیات کتب

علامہ بدایونی کی یہ کتاب درج ذیل خصوصیت کی حامل ہے:

- علامہ بدایونی نے جہاں سائنسی تفسیر کے حوالے سے پائے جانے والے بعض اشکالات کا ازالہ کیا ہے۔ وہیں غلط تعبیرات کی گرفت بھی کی ہے۔
- مصنف نے سائنسی تفسیر کے حوالے سے ان تمام ماخذ کا وسیع مطالعہ کیا ہے جن تک ان کی دسترس ممکن ہو سکی۔
- چونکہ یہ مصنف کا ایک تحقیقی مقالہ ہے اس لیے اسلوب بھی محققانہ اختیار کیا گیا ہے۔
- مصنف نے تحقیقی و تنقیدی اسلوب کے ساتھ ساتھ علمی انداز میں گفتگو کو آگے بڑھایا ہے۔
- مصنف نے بنیادی مصادر سے زیادہ تر استفادہ کیا ہے۔
- کتاب کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں روایتی کتب کی طرح اسرائیلیات سے حتی المقدور اجتناب کیا گیا ہے۔
- مصنف نے بڑے مدلل انداز میں ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ سائنسی تفسیر کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ پہلے سے موجود تفاسیر کے باب میں ایک اضافہ ہے۔

ضعیف نکات

اگرچہ یہ کتاب بے شمار خوبیوں سے مزین ہے مگر اس میں چند ایک ضعیف نکات بھی پائے جاتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

- بعض مقامات پر مصنف نے حوالہ جات کی مکمل تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ مثلا حوالہ نمبر ٦ میں احیاء علوم الدین، ج۱، ص۲۹۰، درج ہے جبکہ مصنف اور سن اشاعت نہیں لکھا گیا۔
- مصنف نے کچھ مقامات پر متاخرین و معاصرین کی آراء کو بیان کیا ہے لیکن ان کی کتب تفاسیر کا نام نہیں لکھا۔ مثلاً شیخ محمود شلتوت کی تفسیر کے حوالے سے صفحہ ۲۹ پر ان کی آراء کو لکھا ہے۔ لیکن ان کی تفسیر کا نام درج نہیں کیا گیا۔
- چونکہ یہ کتاب سائنسی تفسیر کے متعلق ہے اس لیے مصنف نے سائنسی اصطلاحات کا استعمال بھی کیا ہے جو کہ ایک عام قاری کے لیے سمجھنے میں مشکل ہیں۔
- مصنف نے سائنسی تفسیر کے آغاز وارتقاء کے کے حوالے سے مفصل معلومات فراہم نہیں کیں۔

خلاصۂ کلام

علامہ بدایونی کی کتاب "قرآن کی سائنسی تفسیر" کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ کتاب علامہ بدایونی کی سائنسی تفسیر کے حوالے سے ایک شاہکار تصنیف ہے۔ مصنف نے روایتی ڈگر سے ہٹ کر تحقیقی و تنقیدی اسلوب کو پیش نظر رکھا ہے۔ کتاب میں سائنسی تفسیر کے جواز اور عدم جواز کے حوالے سے متاخرین و معاصرین کی

آراء خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔ قرآن اور سائنس میں تعارض کو بھی بڑے احسن انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ سائنسی تفسیر میں پائی جانے والی بعض بے اعتدالیوں کو بھی محققانہ انداز میں لکھا ہے۔ سائنسی تفسیر کے جواز کے لیے علماء و محققین کی متعین کردہ آرا کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ علامہ بدایونی غیر مقبول سائنسی تفسیر کو امثال کے ساتھ ضبط تحریر میں لائے ہیں۔ اردو میں اگر دیکھا جائے تو یہ کتاب مختصر مگر جامع انداز میں سائنسی تفسیر کے جملہ پہلوؤں کا ادراک کرتی نظر آتی ہے۔ اس لیے علمی حلقوں میں اس کتاب کو قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ قادری، فرید اقبال، شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن، مجلہ "بدایوں"، شہید بغداد نمبر ۲۰۱۴ء، کراچی پاکستان ہاؤس، بی بلاک، نارتھ ناظم آباد کراچی، ص ۸۰

۲۔ قادری، دلشاد احمد، مولانا، خانوادہ عثمانیہ عارف و خدمات، ماہنامہ "جام نور" عالم ربانی نمبر، ج ۱۱، شمارہ ۱۳۲، اپریل ۲۰۱۴، مٹیا محل جامع مسجد دہلی، ص ۲۷

۳۔ قادری، اسید الحق علامہ، خیر آبادیات، مکتبہ اعلیٰ حضرت، لاہور، اکتوبر ۲۰۱۱ء، ص ۲۶۲

۴۔ قادری، محمد عزام صاحبزادہ، آئینہ حیات عالم ربانی، ماہنامہ "جام نور" عالم ربانی نمبر، ص ۹۶

۵۔ قادری، اسید الحق، علامہ، تحقیق و تفہیم، دارالاسلام لاہور، جون ۲۰۱۶ء، ص ۴۲۶

۶۔ قادری، محمد عزام صاحبزادہ، محوّلہ بالا، ص ۹۷

۷۔ قادری، اسید الحق، علامہ، تحقیق و تفہیم، محوّلہ بالا ص ۴۲۵

۸۔ قادری، محمد عزام صاحبزادہ، محوّلہ بالا، ص ۹۷

۹۔ قادری، عطیف، مولانا، مولانا اسید الحق قادری: شخص و عکس، ماہنامہ "جام نور"، عالم ربانی نمبر، ص ۱۰۹

۱۰۔ قادری، عبدالقیوم، حافظ، خون کے آنسو رلا گئے ہو تم، "مجلہ بدایوں"، شہید بغداد نمبر، ص ۶۶

۱۱۔ قادری، اسید الحق، علامہ، تحقیق و تفہیم، محولہ بالا ص ۴۲۸

۱۲۔ ایضاً، قرآن کی سائنسی تفسیر، مکتب برکات المدینہ کراچی، ۲۰۱۲ء، ص ۶

۱۳۔ ایضاً، ص ۷

۱۴۔ ایضاً، ص ۱۱

۱۵۔ ایضاً، ص ۱۴

۱۶۔ ایضاً، ص ۲۶

۱۷۔ ایضاً، ص ۲۹

۱۸۔ ایضاً، ص ۴۲

۱۹۔ ایضاً، ص۱۲
۲۰۔ ایضاً، ص۱۵
۲۱۔ ایضاً، ص۱۷
۲۲۔ ایضاً، ص۱۹
۲۳۔ ایضاً، ص۲۰
۲۴۔ ایضاً، ص۲۲
۲۵۔ ایضاً، ص۲۳
۲۶۔ ایضاً، ص۲۵
۲۷۔ ایضاً، ص۲۸
۲۸۔ ایضاً، ص۳۰
۲۹۔ ایضاً، ص۳۳
۳۰۔ ایضاً، ص۳۴
۳۱۔ ایضاً، ص۳۶
۳۲۔ ایضاً، ص۳۷
۳۳۔ ایضاً، ص۴۱
۳۴۔ ایضاً، ص۴۳
۳۵۔ ایضاً، ص۴۵
۳۶۔ ایضاً، ص۴۸